THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۴ نبوی

Checked 1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا*

مسلمانوں میں سے جو شخص ساتھہ روپیہ سالانہ پیشگی بطور چندہ دے وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں ممبر متصور ہوگا*

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ متعلق نہوگا*

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چہار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا*

ممبروں کو بلا قیمت یہہ پرچہ ملیگا اور اُن کو اُس کی تقسیم کا بھی بلا قیمت جسکو وہ چاہیں اختیار ہوگا*

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین تہذیب الاخلاق

اس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اس پرچہ میں مندرج کرنے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے کیونکہ تمام خط و کتابت بابت اس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی*

اس پرچہ میں صرف مضامین مفردہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپے ہوتے ہیں اور اسی سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں*

مضمون نمبر ۲۰۷

دارالعلوم مسلمانان

اعوذ برب الناس ملک الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس
الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

ہماری یہہ رائے ہی کہ جب مختلف رائیں چھپائیں تو بعوض اس کے کہ کسی رائے کا حامی اپنی رائے کی حمایت کرے یہہ بہتر ہی کہ اُس کا تصفیہ لوگوں کی رائے پر چھوڑا جاوے مگر ہمارے دوست ہم سے کہتے ہیں کہ دارالعلوم مسلمانان کی نسبت جو مخالفت لوگوں نے کی ہی اُس میں سکوت مناسب نہیں ہی اس لیئے بمجبوری ہم کچھہ لکھتے ہیں کہ " آزردن دل دوستان جہل است و کفارۂ یمین سہل " *

پے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بیخبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا

جہانتک کہ ہم نے مخالفین کی تحریرات کو دیکھا اور اُن کے خطوط کو پڑھا ہمنے سات قسم کے لوگوں کو دارالعلوم مسلمانان کے مخالف پایا *

اول خبیث النفس و بد باطن — جو ہماری ان تمام محنتوں کو اور ہمارے تمام کاموں کو جو ہم اپنی دانست میں اپنی قوم کی بھلائی کے لیئے کرتے ہیں ہماری ذاتی غرض پر محمول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کچھہ ہم کرتے ہیں اپنی نام آوری اور شہرت کے لیئے اور حکام وقت کے سامنے اپنا رسوخ پیدا کرنے کو اور اُن کو دھوکا و فریب دینے کو کرتے ہیں — شاید یہہ برائی ہم میں ہو اور ہمکو نہ دکھائی دیتی ہو " وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی " مگر ہم یہہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری اس برائی ہی نے اور اس کمینہ خواہش ہی نے ہمکو ہماری قوم کی بھلائی پر آمادہ کیا ہو اور ہماری بدیوں ہی سے ہماری قوم کی بھلائی ہوتی ہو تو ہماری قوم کا اُس سے کیا نقصان ہی *

ہمارے دل کے بھیدوں کے جاننے والے اور ہماری نیتوں کا تصفیہ کرنے والے ہمارے مخالف نہیں ہیں اور نہ اُن کے تصفیہ کی ہمکو آرزو ہی بلکہ صرف اس کی آرزو ہی کہ وہ اس بات کا تصفیہ کریں کہ جو کچھہ ہم کہتے ہیں وہ اُن کے لیئے بہتر ہی یا نہیں *

شہرت کا نہونے دینا ہماری طاقت سے باہر ہی جو کوئی کچھہ کام کرتا ہی کرنے والے کا ضرور ذکر ہوتا ہی پس ہم پر بدگمانی کرنے والے ہمکو بتادیں کہ کس طرح ہم اپنی شہرت کو روکلیں اگر ہم میں یہہ بھی جو ہمارے مخالف ہم میں بتاتے ہیں ہی تو وہ اپنی نیکی اور کرم سے اُس سے در گذر کریں خواہ ہمکو ایک کمینہ خصلت والا شخص تصور فرماویں نہ یہہ کہ جو کام قومی بھلائی کے ہیں اُن میں حارج ہوں *

دوئم حساد — مدت سے ہمارے پرانے یار ہماری ترقیات سے جو خدا نے صرف اپنی عنایت سے نہ ہمارے کسی استحقاق سے ہمکو دیں ہم پر خفا ہیں مگر اُن کو انصاف کرنا چاہیئے کہ اُن کو خدا پر خفا ہونا مناسب ہی نہ مجھہ پر اگر مجھکو سی ایس آئی ملی اور اُن کو باوصف دلی خواہشوں کے نہ ملی یا کوئی خاص قاعدہ پچپن سالہ کے سبب ملتوی ہوگیا اور مجھے کچھہ مہلت ملی یا — بات میرے لیئے ہوئی اور اُن کے لیئے نہ ہوئی تو اس میں میرا کیا قصور ہی پس اب وہ اپنا غصہ اور اپنے دل کی ٹھنڈک اسی میں سمجھتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں جھوٹے سچے عیب نکالیں جھوٹی سچی تہمتیں ہم پر لگائیں اور اپنے دل کے جلے پھپھولے پھوڑیں *

ایسے وقت میں " صفحۂ ناز پر ایک اور تازیانہ ہوا " کہ دارالعلوم مسلمانان کی بنیاد پڑی حاسدوں نے خیال کیا کہ اب تو سید احمد نے بہوت بننے کا سامان کیا کہ مرے پر بھی زندہ رہیگا یہہ خیال جیسا اُن پر شاق گذرا ہوگا اور جس قدر اُن کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہوگا اُس کا حال اُن کا دل ہی جانتا ہوگا پس اب اُن کا کیا کام ہی بجز اس کے کہ کافر بتیں اور دارالعلوم مسلمانان کی بنیاد کو کھودا کریں مگر اُن کو حافظ کا یہہ شعر خوب یاد رکھنا چاہیئے *

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات
با دُرد کشاں ہرکہ در اُفتاد بر اُفتاد
گر جان بدہی سنگ سیہ لعل نہ گردد
با طینت اصلی چہ کند بد گہر اُفتاد

سوئم بعض متعصب وہابی جن کو میں یہود ہذہ الامۃ سمجھتا ہوں اور جن کے تمام اعمال صرف دکھلاوے کی باتوں پر منحصر ہیں اور جو انگریزی زبان پڑھنے کو حرام سمجھتے ہیں — انگریزوں اور کافروں سے صاحب سلامت کرنا گناہ جانتے ہیں اُن سے دوستی کفر سمجھتے ہیں اُنکی اعانت اور تذلیل کو بڑی دینداری جانتے ہیں اُنکے ساتھہ ہمدردی کرنا کفر خیال کرتے ہیں اگر اتفاقاً اُن سے مصافحہ کی نوبت آجاوے تو ہاتھہ دھو ڈالنا فرض کہتے ہیں اگر دھوکے میں عیسائی سے صاحب سلامت ہو جاوے تو جاکر اُس سے یہہ کہنا کہ میرا سلام پھیر دے اُس کا کفارہ جانتے ہیں مگر صرف دو باتوں کو مباح سمجھتے ہیں کافروں کی نوکری کرنا تاکہ ڈپٹی کلکٹری نجاتی رہے

دارالعلوم مسلمانان

اور اپنی غرض کے لیے کافروں پاس حاضر ہوکر اداب و تسلیم بجالانا تاکہ جب کسی مجلس میں نواب لفٹننٹ گورنر ہوں تو اس بات کے کہنے کا کہ آپ کے قدموں کی برکت سے یہہ عزت ہوئی موقع رہے میں ایسی دینداری سے کفر کو بہتر سمجھتا ہوں — میں اسلام کو نور خالص جانتا ہوں جسکا ظاہر و باطن سب یکساں ہی تمام دنیا سے اور کافر سے سچی دوستی سچی محبت سچی ہمدردی اعلی مسئلہ اسلام کا سمجھتا ہوں جس طرح میں خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنے کو رکن اعظم یا عین ایمان جانتا ہوں اسی طرح تمام انسانوں کو بھائی جاننا تعلیم اسلام کا اعلی مسئلہ یقین کرتا ہوں مگر اُنکے مذہب کو اچھا نہیں سمجھتا *

یہہ متعصب وہابی وہ لوگ ہیں جو علوم کے بھی دشمن ہیں فلسفہ کو وہ حرام بتلاتے ہیں منطق کو وہ حرام کہتے ہیں علوم طبیعیات کا پڑھنا تو اُن کے نزدیک کفر میں داخل ہوتا ہی پس ایسے آدمی جسقدر مجوزہ دارالعلوم مسلمانان کی مخالفت کریں کچھہ بعید نہیں ہی *

چہارم خود غرض یا خود پرست — یعنی وہ لوگ جو دنیا میں بجز اپنی غرض کے اور اپنی حظ نفسانی کے دنیا و مافیہا سے غرض نہیں رکھتے وہ نہیں جانتے کہ قومی ہمدردی اور قومی عزت کیا چیز ہی وہ ہمیشہ اس خیال میں ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہونچنے سے ہمکو کیا فائدہ ہی قوم کی بھلائی کے لیئے روپیہ دینا سب سے بڑی حماقت سمجھتے ہیں مگر جب اُن کو لوگ شرمندہ کرتے ہیں تو ہم پر یا مجوزہ دارالعلوم پر جھوٹے الزام لگانے پر مستعد ہوتے ہیں تاکہ اپنے عیبوں کو جھوٹے الزاموں کی چادر سے ڈھانکیں *

پنجم نٹپرنجیئے اخبار نویس جو یہہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے مضامین چھاپنے سے ہمارے اخبار کے دو چار پرچے زیادہ بک جاوینگے *

ششم بے تمیز — یعنی وہ لوگ جو ہمارے ذاتی خیالات اور قومی معاملات میں تمیز نہیں کرتے اور ہمارے مقصد کو جو دارالعلوم کے قایم کرنے سے ہی نہیں سمجھتے *

ساتویں نادان مسلمان جنکے دل میں پہلی پانچ قسم کے لوگوں نے وسوسہ ڈالا ہی اور وہ اپنی سچی ایمانداری سے تردد میں پڑگئے ہیں *

اِن اقسام ہفتگانہ میں سے پہلی پانچ قسم کے لوگوں سے بحث کرنا محض نادانی ہی اس لیئے کہ وہ نادان نہیں ہیں بلکہ دیدہ و دانستہ اپنی اغراض نفسانی سے مخالفت کو اختیار کیا ہی مگر پچھلی دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اُن کی تشفی خاطر کے لیئے کچھہ لکھنا شاید مناسب ہو اور غالبًا اسی قسم کے لوگوں کی طمانیت کے لیئے ہمارے دوستوں نے ہمکو کچھہ لکھنے کی تکلیف دی ہی مگر ہم اتنا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ اُن مکاید مخالفین کی جنسے وہ پچھلی دو قسم کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کچھہ تشریح کردیں *

کید اول — دارالعلوم مسلمانان کی کمیٹی جو دسویں فروری سنہ ۱۸۷۳ ع کو ہوئی اُس میں پوری تجویز اُس طریقہ تعلیم کی جو دارالعلوم مسلمانان میں ہوگی پیش ہوئی ہی اور جو جو علوم اُس میں پڑھائے جاوینگے سب بیان ہوئے ہیں — یہہ تجویز چند روز پہلے کمیٹی میں پیش ہونے سے مرتب ہوگئی تھی اور ہمنے اس خیال سے کہ اُن پچھلی دو قسم کے مسلمانوں کے دل میں کچھہ وسوسہ باقی نرہے کانپور کے ایک چھاپہ خانہ میں ایک سوال بطور استفتاء اس غرض سے چھپوایا تھا کہ علماء وقت کے پاس بھیجکر اُس کا جواب لیا جاوے چنانچہ وہ چھپ گیا اور تقسیم بھی ہوا ہی اور وہ استفتاء یہہ ہی جو بجنسہ ہم اس مقام پر نقل کرتے ہیں *

نقل استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء شرع شریف کے کہ اندنوں میں بعض مسلمانوں نے واسطے تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی مسلمانوں کے ایک مدرسہ قایم کرنا تجویز کیا ہی اور جو جو علوم اُس میں پڑھائے جاوینگے اور جس طرح کہ مدرسوں اور طالب علموں کو تنخواہ ملیگی اُس کی تجویز اُنھوں نے چھاپی ہی جو بجنسہ اِس سوال کے ساتھہ مرسل ہی پس پہلا سوال یہہ ہی کہ ایسے مدرسہ کے قایم و جاری ہونے کے لیئے عمومًا چندہ دینا یا اس طرح پر خاص کرکے چندہ دینا کہ ہمارا روپیہ خاص فلاں علم کی تعلیم میں صرف ہو اور فلاں علم کی تعلیم میں صرف نہ کیا جاوے شرعًا درست ہی یا نہیں دوسرا سوال یہہ ہی کہ اُس تجویز میں جو علوم پڑھانے مندرج ہیں اُن میں سے کونسے علوم ایسے ہیں جنکے پڑھانے کے لیئے مسلمانوں کو چندہ دینا جائز ہی اور کونسے ایسے ہیں جنکے لیئے جائز نہیں بینوا توجروا *

ہر ایک مسلمان شخص خیال کرسکتا ہی کہ سایل نے نہایت صفائی اور سچائی سے بلاکسی ایہام و اشارہ کے تمام طریقہ تعلیم کو بجنسہ علماء کے سامنے پیش کردیا تاکہ جو کچھہ اُن کے ایمان میں آوے جواب لکھیں اُس پر قسم اول و دوم و سوم کے لوگوں میں سے بعض نے اُس کے مقابلہ میں کانپور کے اخبار نورالانوار میں ایک استفتاء چھاپا ہی جس کی نقل بلفظہ یہہ ہی *

نقل استفتاء مطبوعہ اخبار کانپور

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس میں کہ ان دنوں ایک شخص اُن مدارس کو جن میں علوم دینی اور اُن علوم کی جو علوم دینی کی تائید میں ہیں تعلیم ہوتی ہی جیسے مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ علیگڈہ اور مدرسہ اسلامیہ کانپور کو لغو اور برا کہتا ہی اور اِن مدارس کی ضد میں ایک مدرسہ اپنے طور پر تجویز کرنا چاہتا ہی اور اُس شخص کا حال یہہ ہی کہ صدہا امور کو جو بموجب آیات اور احادیث اور روایات فقہیہ باتفاق اہل اسلام ناجائز ہیں دین کے پیرایہ میں رواج دیتا ہی اسلیئے مسلمانوں کو اس شخص کے افعال اور اعتقادات پر اعتماد نہیں ہی پس اس مدرسہ کے لیئے جو ایسا شخص کہ اہل اسلام سلف اور حال کے امور مذہبی میں مخالف ہی اپنے طور پر ایک مدرسہ ضد میں مدارس اسلامیہ قدیم و حال کے تجویز کرنا چاہتا ہی اور اُن میں کچھہ علوم دنیاویہ اور کچھہ علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا اُسکو منظور ہی مسلمانوں کو ایسے مدرسہ میں چندہ دینا درست ہی یا نہیں بینوا توجروا *

اب ہم اُن مسلمانوں پر جو ذرا بھی سمجھہ رکھتے ہیں اجابت کا تصفیہ چھوڑتے ہیں کہ آیا یہہ کانپور کا استفتاء سچائی اور نیک نیتی اور ایمانداری سے لکھا گیا ہی یا بالکل کذب و اتہام سے بھرا ہوا ہی *

ہماری تجویز تعلیم کے پڑھنے والوں نے دیکھا ہوگا کہ ابتدائے تعلیم سے انتہا تک فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ دینیات اسلامی کا اُس میں پڑھنا تجویز ہوا ہی اُن طالب علموں کے لیئے تنخواہیں تجویز کی ہیں جو لڑکے دینیات میں بعد امتحان کامل نکلیں اور مولوی بن جاویں اُن کے لیئے پچاس پچاس روپیہ ماہواری ملنا صرف اس غرض سے تجویز ہوا ہی کہ وہ اور زیادہ کمال اُس میں پیدا کریں— اُس تجویز میں خاص قاعدہ بنایا گیا ہی کہ جو کتابیں مذہبی پڑھانے کو انتخاب کی جاویں وہ ایسی ہوں جن کی تعلیم پر عموماً مسلمانان ہندوستان متفق ہوں پس ان تجویزوں کو کانپور کے استفتاء سے مقابلہ کرنے پر ہر شخص سمجھہ سکتا ہی کہ وہ استفتاء سچائی اور ایمانداری اور نیک نیتی سے لکھا گیا ہی یا نہیں *

جو مذہبی تعلیم اس مدرسہ میں تجویز ہوئی ہی اور جو تجویز اُسکی ترقی کی کی گئی ہی وہ آج تک کسی مدرسہ اسلامی کو نصیب نہیں ہوئی بیچارا غریب مدرسہ دیوبند و علیگڈہ و کانپور تو کس گنتی میں ہیں ہم موجودہ اسلامی مدرسوں کی یہہ برائی نہیں بتاتے کہ اُن میں مذہبی تعلیم ہوتی ہی بلکہ اسبات میں اُنکی شکایت کرتے ہیں کہ سوائے مذہب کے اور بہت سی چیزیں پڑھائی جاتی ہیں جو محض لغو و بیفائدہ ہیں اور دین و دنیا دونوں میں بکار آمد نہیں اُن کا سلسلہ تعلیم نہایت ناقص ہی جس میں عمر ضایع ہوتی ہی اُن سب میں اصلاح و درستی ہونی چاہیئے مبعدا جو کچھہ حالت اُن مدرسوں کی ہی اُس سے ہمکو قومی ترقی اور قومی عزت حاصل ہونے کی کچھہ توقع نہیں ہی اُنکا نتیجہ قوم کے حق میں بجز اسکے کہ وہاں کے طالب علم مسجدوں میں پڑے ہوئے بھیک کے ٹکڑے کہایا کریں اور کچھہ نہیں ہی اس لیئے ایسا دارالعلوم قایم ہو جو دین و دنیا دونوں کی بہبودی اور ترقی کا باعث ہو اور ان تمام تفاوت قاواں قدیم مدرسوں کا حامی اور سر پرست اور نگران ہو *

اب غور کرنا چاہیئے کہ کانپور والے ایماندار شخص نے ہماری اس تجویز کو یوں تعبیر کیا ہی کہ وہ شخص مدرسہ اسلامیہ علیگڈہ و کانپور و دیوبند کو لغو اور برا کہتا ہی اور اُس کو اس مدرسہ میں علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا منظور ہی پس اب مسلمانوں کو خود اُس کانپوری سایل کی ایمانداری اور سچائی اور نیک نیتی کا تصفیہ کرنا چاہیئے *

اُس سایل نے ہم میں بہت سے مذہبی نقص بتلائے ہیں ہم قبول کرتے ہیں کہ ہم میں وہ نقص سہی مگر اُن نقصوں سے اور مدرسہ میں چندہ دینے سے کیا تعلق ہی سایل کو یہہ لکھنا تھا کہ فلاں فلاں علوم جو اُس مدرسہ میں پڑھائے جاوینگے اُنکا پڑھانا کفر ہی اس لیئے اُن علوم کے پڑھانے میں چندہ دینا نہیں چاہیئے اگر مجھہ میں نقص ہی اور میرے افعال و اعتقادات پر مسلمانوں کو اعتماد نہیں ہی تو اُس کا نتیجہ یہہ نہیں ہی جو سایل نے سوال میں قایم کیا ہی بلکہ اُسکا نتیجہ یہہ ہی کہ مسلمانوں کو اور خود کانپوری سایل کو اگر کچھہ غیرت و حمیت اور جوش اسلام اور قومی ہمدردی ہی کمیٹی کے اجلاس میں تشریف لاویں اور ممبروں کو صلاح دیں کہ ہمارے علاوہ سے اہتمام نکال کر دوسرے کے علاوہ میں دیں اسوقت کمیٹی میں چالیس ممبر ہیں جن میں سے بہت سے نہایت عالم اور دیندار و نیک بخت ہیں اور کچھہ شبہہ نہیں کہ وہ ایمانداری سے جو بہتر سمجھینگے کرینگے اگر ہمارے مخالف اور کانپوری سایل ایسا کریں ہماری نہایت خوشی اور دل کی رضامندی ہی ورنہ خالی بیٹھے ہوئے بک بک کرنے اور لوگوں کو اغوا کرنے اور جھوٹے اتہام لگانے سے کیا فائدہ ہی کیا یہہ باتیں گناہ میں داخل نہیں ہیں یا دو بارہ حج کا ارادہ ہی *

دارالعلوم مسلمانان کے قواعد ایسی عمدگی سے تجویز ہوئے ہیں کہ متعصب سے متعصب وہابی بھی اُس پر کچھہ اعتراض نہیں کرسکتا اُس کی دفعہ ٢٠ میں یہہ قاعدہ تجویز ہوا ہی کہ اگر کوئی شخص

اس دارالعلوم میں کسی خاص علم کی تحصیل کرنا چاہی تو وہ اُسی خاص علم کو پڑہ سکتا ہی پس جو متعصب وہابی انگریزی پڑھنے کو کفر سمجھتا ہی اور فلسفہ و منطق و علوم طبعیات کا پڑھنا ناجایز جانتا ہی وہ اُس دارالعلوم میں وہی زبان اور وہی علم پڑہ سکتا ہی جنکو وہ جایز جانتا ہی اور جو متعصب وہابی خاص اپنے علوم کے سوا اور علوم کے پڑھانے کے لیئے چندہ دینا کفر جانتا ہی تو وہ صرف اُنہی خاص علوم کے پڑھانے کو چندہ دے سکتا ہی پس جبکہ ایسی صفائی اور سچائی سے اصول قایم کیئے گئے ہیں تو لوگ خیال کرسکتے ہیں کہ دارالعلوم کے مخالفین کس نیت اور کس طبیعت سے دارالعلوم مسلمانان کے مخالف ہوئے ہیں *

دارالعلوم مسلمانان صرف وہابیوں یا گوشہ نشین لوگوں یا تارک الدنیا عالموں کے لیئے نہیں بنایا جاتا بلکہ تمام مسلمانوں کے لیئے بنتا ہی جن میں مختلف اغراض اور طبیعت کے لوگ شامل ہیں جو مسلمان دنیا دار ہیں اور دنیا میں روتی کمانا اور عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور سرکاری عمدہ اور اعلی عہدوں پر مقرر ہونے کی خواہش رکھتے ہیں جو انگریزی زبان اور علوم میں کامل دستگاہ حاصل کیئے بغیر ممکن نہیں ہی اُن کے لیئے تمام علوم انگریزی موجود ہیں اور جو لوگ فلسفہ و منطق و طبعیات کا پڑھنا حرام نہیں جانتے اُن کے لیئے وہ علوم بھی موجود ہیں جو اُن تمام علوم کو کفر سمجھتے ہیں اور صرف دینیات کو اور اُن علوم کو جو اُس کے معاون ہیں پڑھنا جایز جانتے ہیں اُن کے لیئے وہ علوم بھی موجود ہیں پس ظاہرا بجز خبث طینت کے اور کوئی چیز دارالعلوم مسلمانان سے مخالفت کرنے کی وجہہ معلوم نہیں ہوتی *

کانپور سے جو مہیب مہیب آوازیں آتی ہیں اور عجیب عجیب رسالے نکلتے ہیں اور مدلس استفتاء چھاپے جاتے ہیں اُس کا سبب ہمارے دوستوں کو معلوم نہیں ہی ہم سے جناب کانپور کے پریوٹ سکرتری کی خدمت میں تقصیر ہوگئی ہی اگرچہ اُن کے شفیع مکرمی خواجہ ولی اللہ صاحب کو یقین ہوگا کہ اُس میں ہماری کچھہ تقصیر نہیں ہی مگر جناب پریوٹ سکرتری کو اُس کا یقین نہیں آتا پس یہہ ذاتی رنجشیں ہیں جو اُن صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں ہمارے دوستوں کو اُن پر خیال کرنا اور ہمکو ان لغویات پر متوجہہ ہونے کی تکلیف دینا محض بیفائدہ ہی *

کیفیت دوم — یہہ بات سچ ہی کہ ہمکو متعدد مسایل میں مقلدوں سے اختلاف ہی ہم تقلید کو تسلیم نہیں کرتے مذہب کو تقلیدا قبول کرنے سے تحقیقا اُس پر ایمان لانا بہتر جانتے ہیں اور اسی طرح اور بہت سے مسایل اعتقادی و تمدنی ہیں جنسے یا جنکے طرز بیان و طریقہ استدلال سے ہمکو اختلاف ہی اور ہم اُسکو تہذیب الاخلاق میں چھاپتے ہیں اور چھاپینگے ہمارے مخالفین عام مسلمانوں کو دھوکا دینے کی غرض سے اُن مسایل کو اور تہذیب الاخلاق کو دارالعلوم مسلمانان میں شامل کرتے ہیں فرض کرو کہ ہم بد اعتقاد سہی مگر دارالعلوم مسلمانان میں میں تو پڑھانے والا اور سبق دینے والا نہیں ہوں مدرس تو کمیٹی کی تجویز سے تمہارے وہی مولوی مقرر ہونگے جنکو تم اچھا سمجھتے ہو اور کیا عجب ہی کہ جناب مولوی بشیرالدین صاحب ہی اگر وہ قبول کریں تو مدرس اعلی مقرر ہوں پھر میری بد اعتقادی سے اور دارالعلوم مسلمانان سے کیا تعلق ہی — کتب دینیہ جو اُس دارالعلوم میں پڑھائی جاوینگی وہ کچھہ میری تصنیف کی ہوئی کتابیں نہونگی وہی منیہ و قدوری و ہدایہ ہوگی جن پر مسلمانوں کا اعتقاد ہی پھر میری کسی تحریر و تقریر سے دارالعلوم مسلمانان کو کیا تعلق ہی — تہذیب الاخلاق کچھہ کمیٹی اسلامی کا (جو دارالعلوم مسلمانان کے قایم کرنے کو مقرر ہوئی ہی) کاغذ نہیں ہی اُس کو دارالعلوم مسلمانان سے یا کمیٹی اسلامی سے کچھہ تعلق نہیں ہی وہ ایک پرچہ ہی جو اس سے علحدہ بلکہ شاید اُس کے مقرر ہونے سے بہی پہلے جاری ہوچکا ہی اُسکو چند خاص دوستوں نے اپنے خاص خرچ سے جاری کیا ہی جو کچھہ وہ چاہتے ہیں اُسمیں چھاپتے ہیں فرض کرو کہ اُسمیں کفر و ارتداد کی باتیں چھپتی ہیں مگر یہہ تو بتاؤ کہ اُسکو مجوزہ دارالعلوم مسلمانان سے کیا تعلق ہی اب اسبات کو بخوبی سمجھکر ہوایک شخص جسکو خدا نے ذرا بہی عقل اور ایمانداری دی ہی یقین کریگا کہ تہذیب الاخلاق اور ہمارے اختلافات کو جو ہمارے مخالف دارالعلوم مسلمانان کے بیچ میں سانتے ہیں یہہ صرف اُن کی دہوکہ دہی اور تدلیس ہی ورنہ اُن دونوں سے کچھہ علاقہ نہیں ہی دارالعلوم مسلمانان میں تو وہی عقاید سکہائے جاوینگے اور وہی کتابیں مذہبی پڑھائی جاوینگی جنکو عام مسلمان مانتے ہیں اور وہی خواجہ ضیاءالدین اور مولوی بشیرالدین صاحب مدرس ہونگے جو اس زمانہ کے مولوی ہیں *

کیفیت سوم — ہمارے مخالفین ممبران کمیٹی کی پوری تجویز کو چھپاکر لوگوں کو اس دہوکہ میں ڈالتے ہیں کہ جو روپیہ چندہ سے جمع ہوگا وہ سود میں لگایا جاویگا اور پرامیسری نوٹ خریدے جاوینگے اور یہہ جہوت ہی کہ اسی سبب سے مسلمان چندہ دینے کو معصیت سمجھتے ہیں — اسیامر میں مخالفین نے کچھہ سچ کہا ہی اور کچھہ جہوت ملایا ہی — تمام ہندوستان کے مسلمان جانتے ہیں کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتوی دیا ہی اور اُس فتوی کی بنیاد پر سیکڑوں مسلمانوں پاس

پراميسري نوٹ موجود هيں جنکا منافع وه ليتے هيں اور مثل شير مادر سمجهتے هيں اور شيعه مذهب کے مسلمان تو اُسکے جواز ميں کچهه شبهه بهي نهيں سمجهتے هاں البته ايسے بهي سني مسلمان هيں جو پراميسري نوٹ کے منافع کو سود و حرام سمجهتے هيں — کميٹي نے زر چنده سے پراميسري نوٹ خريدنے اور جايداد خريدنے دونوں کي اجازت دي هے اور قاعده مقرر کرديا هے که جو شخص اپنے چنده ميں يهه شرط لگادے که اُسکا روپيه پراميسري نوٹ خريدنے ميں نه لگايا جاوے بلکه صرف جائداد خريدنے ميں صرف هو اُن کا روپيه علاحده امانت رهے اور جائداد خريدنے ميں صرف هو اس قسم کے چنده کے ليئے جدا رجسٹر بنے هيں اُسکا حساب جدا لکها جاتا هے اور جسقدر روپيه مشروط به جائداد آيا هے بدستور امانت هے اور بجز خريد جائداد کے اور کسي ميں صرف نهوگا پس سود کے بهانه سے روپيه کا نديتا صرف اپني دوں همتي اور قومي همدردي نهونے کے عيب کو چهپانا هے اور همارے مخالفوں کا اس مضمون کو طول دينا اور بڑهانا اور سود سود پکارنا صرف جهوٹے مکر سے لوگوں کو اغوا کرنا هے ورنه هر ايک نيکدل آدمي يقين کرسکتا هے که اگر وه اپنا زر چنده پراميسري نوٹ کي خريداري ميں لگانا نهيں چاهتا تو هرگز اُسميں لگايا نهيں جاويگا *

گپشد چهارم — هم نے ايک خاص اپني راے تهذيب الاخلاق مطبوعه يکم رجب سنه ۱۲۸۹ هجري ميں چهاپي تهي اسباب ميں که مدرسة العلوم ميں کسطرح طالب علموں کا رهنا و تربيت پانا چاهيئے — اُسکے شروع هي ميں همنے جتايا هے که اُن امور کي نسبت جو قواعد قرار پاوينگے وه ايک کميٹي مسلمانان کي تهوڑے سے قرار پاوينگے جو مجلس مديران تعليم کے نام سے نامزد هوگي اور جو کچهه که همنے اُسميں بيان کيا هے وه صرف هماري راے هے همارے مخالفين نے هماري اُس راے کو ديده و دانسته قصدا لوگوں کو دهوکه دينے کے ليئے يهه مشهور کيا که يهه وه قواعد هيں جو مجوزه مدرسة العلوم مسلمانان ميں جاري هونگے حالانکه يهه بالکل جهوٹ اور اتهام هے کيونکه اگر ممبران کميٹي اُن کو ناپسند کريں تو ايک بهي اُس ميں سے جاري نهيں هوسکتا مجهه اکيلے کي راے اکيلي موجوده ممبروں کے مقابله ميں يا اُس کميٹي کے ممبروں کے مقابله ميں جو مديران تعليم کے نام سے مقرر هوگي پيش جاسکتي هے بلاشبهه جسطرح اور ممبروں کو اپني راے ظاهر کرنے کا اختيار هے اسيطرح مجهکو بهي اپني راے ظاهر کرنے کا حق هے مگر جاري وهي چيز هوگي جو اکثرت راے ممبران سے منظور هوگي *

بلاشبهه ميري راے هے اور ميں اس پر نهايت مضبوط هوں که مسلمان لڑکوں کو تعليم سے زياده تربيت کي حاجت هے اُن کے ڈهيلے پنے کي عادت اُن سے چهوڑانا اُن کو صفائي و پاکيزگي کي عادت ڈالنا اُن کي رفتار و گفتار و پوشاک کو درست کرنا نهايت ضرور هے اور جب وه وقت آويگا اور منتظمان مدرسه کي کميٹي جمع هوگي اور ميں بهي اگر زنده هونگا اور اُس کميٹي کا ممبر منتخب هونگا تو نهايت فصيح و بليغ تقرير سے جو ميرے دلميں هے وه اور ممبروں کے دلميں بهي ڈالنا چاهونگا اور جهاں تک ميرے بيان ميں طاقت هے ميں اپني راے کي خوبي اور صحت اور سچائي اور مفيد ثابت کرنے ميں کوشش کرونگا اگر ممبران کميٹي ميري راے کے موافق هوگئے تو ميں يقين کرونگا که مسلمانوں کي بداقبالي کے دن گئے اور بهتري کے دن آئے اور اگر ميري راے منظور نهوئي تو سمجهونگا که ابهي تهوڑي سي نحوست مسلمانوں پر باقي هے *

اس حقيقت سے واقف هوکر هر ايک نيک دل آدمي يقين کريگا که همارے مخالفوں نے اس باب ميں جو کچهه لکها هے اور جو جو امر نسبت دارالعلوم مسلمانان کے بيان کيئے هيں کسقدر لغو اور خلاف واقع هيں زياده تر تعجب يهه هے که اگر ميري هي ذاتي باتوں کو اور ميري هي خاص رايوں کو دارالعلوم مسلمانان کي نسبت منسوب کرتے اور اُس ميں کچهه زيادتي اور کمي نکرتے تو بهي ايک بات تهي اُنهوں نے تو اُس ميں لفظا و معنا تحريف کي هے اور يهوديوں کے بهي کان کاٹے هيں لاچار جو کچهه همنے اپني اُس راے ميں لکها هے اُسکا مختصراً پهر اعاده کرتے هيں *

هم نے اُس ميں يهه راے دي هے که طالب علموں کو اختيار هوگا که جيسا لباس چاهيں پهنيں الا مدرسه ميں کالے الپکيکا چغه اور لال ترکي ٹوپي جسکا رواج روم و عرب و شام ميں هے اور اب وه ٹوپي خاص ترکوں يعني مسلمانوں کي سمجهي جاتي هے پهنني هوگي *

هماري اس راے کو دروغ گويوں نے انگريزي لباس اور کوٹ پتلون کا پهننا قرار ديا هے خدا ايمانداري سے غور کرنا چاهيئے که اسوقت کتنے مسلمان نکليں گے جنکے پاس کالے الپکيکے چغے موجود هونگے کون مسلمان هے جو کالے الپکيکا چغه نهيں پهنتا اور اُسکو حرام سمجهتا هے اور انگريزي کوٹ جانتا هے — اگر بمبئي ميں جاکر جهاز پر سے حاجيوں کا غول اُترتے هوئے ديکهو تو جانو کسقدر حاجي عرب سے لال ٹوپي پهنے هوئے آئے هيں کتنے تعجب کي بات هے که کيري قبا و انگرکهه اور لکهنؤ اور بنارسي ٹوپي تو بالکل جائز هو اور کالا چغه جسکا پهننا آنحضرت صلعم سے بهي بيان هوا هے اور لال ٹوپي جو گروه اعظم مسلمانان کي هے اور عرب ميں بهي جاري هے وه معيوب هو — بريں عقل و دانش ببايد گريست * اگر همارے مخالف

صحیح صحیح بات ہی کے بیان پر اکتفا کرتے تو بھی خیر تھی مگر اس اتہام کو تو دیکھو کہ چغہ کو انگریزی کوٹ اور اس لباس کو انگریزی لباس بیان کیا ہی *

دوسری تجویز ہماری یہہ تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ میں موزہ یعنی جراب اور انگریزی جوتہ پہنکر آنا ہوگا — اس تجویز کو تو مخالفوں نے اس طرح بیان کیا کہ گویا ہمنے سب طالب علموں کا کرستان کرنا تجویز کردیا قطع نظر اور سب باتوں کے ہم کہتے ہیں کہ اسوقت ہر قصبہ و شہر میں جاکر دیکھو کہ کسقدر مسلمان اور مسلمانوں کے بچے انگریزی جوتہ پہنتے ہیں اور کوئی ذرا بھی برا نہیں جانتا پس اگر ہمنے بھی انگریزی جوتہ پہننا تجویز کیا تو کیا قیامت کی اور کیوں طالب علموں کو کرستان بنا دیا پس ہر ایک نیک دل آدمی یقین کرسکتا ہی کہ یہہ تمام غوغا مخالفوں کا صرف خبث طینت پر مبنی ہی نہ کسی اصلیت پر *

تیسری تجویز ہماری یہہ تھی کہ سب طالب علم ایک جگہہ کھانا کھاویں اور طرز کھانے کا یا تو مثل ترکوں کے ہو جو میز پر کھاتے ہیں یا مثل عربوں کے ہو جو زمین پر بیٹھکر اور چوکی پر کھانا رکھکر کھاتے ہیں اسی بات کو مخالفوں نے چھری کانٹے سے کھانا تعبیر کیا مگر اسکو کچھہ ہی تعبیر کرو ہم اس طریقہ کو نہایت پسند کرتے ہیں اور بلاشبہہ کمیٹی میں یہی راے دینگے اور اگر اور ممبر ہماری راے کو نامنظور کرینگے تو بلاشبہہ ہمارا کچھہ بس نہیں چلیگا مگر دل میں کہینگے کہ افسوس خود ممبر بھی تعلیم کے محتاج ہیں *

چوتھی تجویز جو سب سے زیادہ قیامت برپا کرنے والی تھی وہ یہہ تھی کہ جو لوگ اس مدرسہ کے بڑے حامی ہوئے ہوں انکی روغنی تصویریں قد آدم نہایت عمدہ سنہری چوکھٹوں میں ہمیشہ کی یادگاری کے لیئے مدرسہ میں رکھی جاویں *

ظاہر ہی کہ یہہ بات کچھہ اصول تعلیم اور بناء مدرسہ سے متعلق نہیں تھی اور نہ اسوقت اسبات کی بحث ہی کہ وہ شرعا جایز ہیں یا نہیں یہہ صرف اپنے شوق کی بات ہی مجھے تصویروں سے شوق ہی میں اپنے گھر میں تصویریں رکھتا ہوں وہاں بھی خوبصورتی و شان کے لیئے تصویریں رکھنا تجویز کرتا ہوں میں تصویریں طیار کرکر وہاں لٹکاؤنگا حامیان مدرسہ کی نہایت عمدہ و خوبصورت اور مخالفان مدرسہ کی نہایت ہیبت ناک و بد صورت مصوران کمیٹی اگر مجھکو وہاں رکھنے نہ دینگے میں اپنے گھر لاکر رکھہ لونگا اس میں جھگڑا کیا ہی اور مدرسہ سے مخالفت کی کون سی بات ہی *

آہ کیا افسوس کی بات ہی حافظ ہی بے شک نہایت عمدہ شخص تھا اسکا یہہ شعر اسوقت میرے دلکو لگ گیا —

واعظان کین جلوہ در محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

سیکڑوں مسلمان ہونگے جنہوں نے نہایت آرزو سے اپنی تصویریں بنوائی ہونگی یہاں تک کہ ہمارے قدیم دوست مخدوم جناب حاجی مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور نے بھی باوصف اسقدر اتقا کے نہایت معرکہ آرائی سے اپنی تصویر کھنچوائی ہی جو ہمارے کمرہ میں نہایت عمدہ چوکھٹے میں موجود ہی پس ہمنے کیا آفت برپا کی جو مدرسہ کے ہال میں تصویروں کا رکھنا تجویز کیا — غرضکہ اگر لوگ ان باتوں پر غور سے اور انصاف سے نظر کرینگے تو اصل بات اور مخالف اور موافق کی نیک نیتی یا بدنیتی کسی طرح پوشیدہ نہیں رہ سکتی *

کید پنجم — وہ لوگوں کو یہہ کہکر بہکاتے ہیں کہ میاں یہہ سب خیالی پلاؤ ہیں اسقدر روپیہ نہ جمع ہوگا کہ یہہ مدرسہ قایم ہوگا پس اس میں چندہ دینا محض بے فائدہ ہی سید احمد ہی کے دم تک یہہ چرچا ہی پھر کون پوچھہ کرتا ہی — اسبات کا تو ہمکو بھی رنج ہی کہ ہمارے بعد کون مسلمانوں کی خبر لیگا غالبا سب یتیم ہوجاوینگے مگر خدا کی رحمت سے ہم ناامید نہیں ہیں ضرور کوئی نہ کوئی پیدا ہوویگا *

روپیہ بغیر بلاشبہہ کچھہ نہیں ہوسکتا خصوصا ایسی ابتر حال قوم کا جیسیکہ ہندوستان کے مسلمان ہیں بغیر زر کثیر کے سنبھالنا نہایت ہی دشوار ہی مگر انصاف کرنا چاہیئے کہ ایسی حالت کا یہہ مقتضی ہی کہ ہم سب ملکر کوشش کریں اور سب یک دل و یک جان ہوکر روپیہ فراہم کرنے پر کوشش کریں یا یہہ کہہ کر لوگوں کو بہکا دیں کہ میاں چندہ دینے سے کیا فائدہ اس قدر روپیہ کب جمع ہو سکتا ہی *

کید ششم — وہ لوگوں سے یہہ کہتے ہیں کہ اس مدرسہ میں تو انگریز کافروں کے علوم جدیدہ پڑھائے جاوینگے جو علم ہمارے باپ دادا پڑھتے آئے تھے اُن کو چھوڑانا چاہتے ہیں *

یہہ مکر اُن کا کسیقدر سچ ہی اور کسیقدر جھوٹ جس شخص نے تجویز و طریقہ تعلیم کو پڑھا ہوگا وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ علوم مذہبی مثل حدیث و تفسیر و فقہ وغیرہ کے ہم وہی پڑھانے چاہتے ہیں جو ہمارے باپ دادا پڑھتے آئے ہیں عربی زبان بھی ہم وہی سکھانی چاہتے ہیں جو ہمارے باپ دادا سیکھتے آئے ہیں — ہاں بیشک دنیاوی علوم جو ہم پہلے پڑھتے تھے اُن کو ہم اس زمانہ میں کچھہ مفید نہیں سمجھتے بلکہ صحیح بھی نہیں سمجھتے اور اس لیئے بعوض اُن دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم پڑھانا چاہتے ہیں جو اجد

زمانہ میں مفید ہیں اور جن کا جاننا انسان کو دنیا میں انسان بننے کے لیئے نہایت ضرور ہی اور جن کے نہ جاننے سے ہماری قوم کا لکھا پڑھا شخص بھی محض کودن رہتا ہی ہماری رائے میں دنیا میں قومی عزت اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی اور قومی تمول اُنہی علوم کے جاننے پر منحصر اور ذریعہ حصول معاش بھی وہی علم ہوں خواہ وہ ذریعہ سرکاری نوکری کا ہو یا تجارت کا اور یا کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس لیئے اُنہی علوم کے رایج کرنے کے لیئے اس دارالعلوم کے قایم کرنے کی تجویز ہوئی ہی پس یہہ تو بلاشبہہ لاعلاج بات ہی اگر وہابی اور نادان مسلمان اُن دنیاوی علوم کے پڑھانے سے ناراض ہیں جو اس مدرسہ میں پڑھائے جاوینگے اور اس سبب سے چندہ دینے و مدد کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں تو اُنکی یہہ حماقت اُن کو مبارک رہے ہم ایسوں سے چندہ نہ ملنے کا کچھہ افسوس نہیں کرتے اس قسم کے لوگ جانوروں کی مانند ہیں کیا ہم جانوروں سے دارالعلوم میں مدد ملنے کی توقع کرسکتے ہیں *

اے میرے دوستو! تم خوب غور کرو کہ یہہ دارالعلوم اپنی قوم کی بھلائی اور بہتری اور اُن میں علم کی روشنی پھیلانے اور اُن کو روشن ضمیر کرنے اور اُن میں اعلی درجہ کی لیاقت اور تہذیب و شایستگی پھیلانے کے لیئے بنایا جاتا ہی تاکہ وہ بھی مثل دیگر معزز اقوام کے معزز ہوں پس ہم نہایت نالایق اور دوں ہمت ہونگے اگر اپنے مخالفین کے ڈر سے ہم اپنے اس عمدہ مقصد کو چھوڑینگے — تم خیال کرو کہ اگر ہمنے اپنے اس اعلی مقصد کو چھوڑا اور اس دارالعلوم کو ایک ایسا ہی تاریک مدرسہ بنادیا جیسیکہ اس زمانہ میں ایشیائی تعلیم کے مدرسوں کا حال ہی تو شاید ہماری نامآوری تو ہو مگر ہم نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے ساتھہ کچھہ بھلائی نہ کی ہوگی بلکہ نہایت دشمنی کی ہوگی اور اندھیرے پر اَور اندھیرا ڈالا ہوگا اور اندھے کو اَور کوئیں میں ڈھکیل دیا ہوگا — اور بالفرض اگر ہم اپنے مطلب پر کامیاب نہوئے اور وہابیوں اور وہابیوں کے سرگروہوں کے تعصب اور اپنے ملک اور اپنی قوم کے بدخواہوں اور ترپیٹروں کی کوشش اور ہمارے مخالفوں کی سعی یا مسلمانوں کی حماقت اور نادانی و نافہمی سے ایسا دارالعلوم جیسا کہ ہم چاہتے ہیں قایم نہو اور لوگ کچھہ مدد نہ کریں تو ہمکو کچھہ رنج و افسوس نہوگا کیونکہ ہمارا فرض صرف کوشش کرنا ہی اُس کا پورا ہونا یا نہونا ہمارے اختیار میں نہیں ہی ہمکو صرف اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے " السعی منی و الاتمام من اللہ تعالی " *

ہمکو اپنے بعضے دوستوں سے تعجب ہی کہ وہ ہمارے مخالفین کی مخالفت سے بہت ڈر گئے ہیں اور وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ اُنکی مخالفت بہت کچھہ اثر کریگی اور وہ یہہ بھی سمجھتے ہیں کہ اُن کی مخالفت نے چندہ کے وصول ہونے میں حرج ڈالا ہی مگر میں اس خیال کی صحت کو دل سے تسلیم نہیں کرتا کیونکہ جن لوگوں میں قومی ہمدردی کا کچھہ بھی اثر ہی وہ سب چندہ بھی دیتے ہیں اور دل سے اس دارالعلوم کا قیام چاہتے ہیں — حیدرآباد میں لوگ سب کمیٹی مقرر ہونے کے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں پریسیڈنسی مدراس کے لایق آدمی اسقدر ہماری تجویزوں کو پسند کرتے ہیں کہ صوبہ مدراس کے مسلمانوں کی تعلیم بھی ہماری کمیٹی اور ہمارے مجوزہ دارالعلوم میں داخل کرنے کو تحریکیں شروع کی ہیں شمس الاخبار مدراس میں اُس کمیٹی کی روئدادیں ہمیشہ چھپتی ہیں پٹنہ کے لوگ بھی سب کمیٹی مقرر کرنے کے خواہشمند معلوم ہوتے ہیں اور چندہ بھی برابر ہوتا جاتا ہی اور وصول بھی ہوتا جاتا ہی اب ہم عنقریب چندہ جدید کی فہرست چھاپینگے جس سے معلوم ہوگا کہ کسقدر جدید چندہ ہوا ہی *

چندہ جو اب تیزی سے ترقی نہیں پاتا اس کی وجہہ یہہ نہیں ہی جو ہمارے بعض دوستوں نے سمجھی ہی بلکہ اس کی اور دو وجہہ ہیں ایک ضعیف اور ایک قوی — ضعیف وجہہ یہہ ہی کہ جو لوگ فیاضی سے اور دلیری سے دینے والے تھے اُنہوں نے جلد جلد چندہ دیا اس لیئے ضرور تھا کہ اول اول تیزی سے چندہ چلے اب ضرور ہی کہ آہستہ آہستہ ترقی پاوے تمام چندوں کا یہی نیچر ہی جس طرح کہ اول اول تیزی سے چندہ چلتا ہی اگر اُسی طرح برابر چلا جاوے تو ہم تو فرانس اور جرمن دونوں بادشاہتوں کو مول لے لیں — دوسرا قوی سبب یہہ ہی کہ ہمارے دوست بھی اور وہ بھی جو دل و جان سے اس دارالعلوم کا قیام چاہتے ہیں اور خود ہماری کمیٹی کے ممبر چندہ وصول کرنے میں سعی و کوشش نہیں کرتے تقصیر معاف ہو فضل الہی سے ہماری کمیٹی کے باون ممبر ہیں اُن میں سے سواے ایک کے جس کے آگے ہم سب کو سر جھکانا چاہیئے اَور کسی نے کیا کیا ہی صرف ہمارا ایک دم ہی جس قدر ہمکو وقت و فرصت ملتی ہی اُسقدر ہم کرتے ہیں اس تحریر سے ہمکو اپنے ممبروں کی شکایت مقصود نہیں ہی بلکہ اُن کو جوش دلانا منظور ہی کہ مستعد کریں در بدر پھر کر اپنی قوم کے لیئے چندہ مانگیں — حقیقت یہہ ہی کہ اب یہہ وقت نہیں رہا ہی کہ صرف کاغذ کے گھوڑے دوڑانے سے کام چلے بلکہ خود شہر بشہر اور ضلع بضلع دورہ کرنے اور اسپیچیں سنانے اور لوگوں کے دلوں کو جوش میں لانے کا وقت ہی اس کام کے لیئے علاوہ فرصت اور وقت کے روپیہ کا بھی ہونا درکار ہی کہ بدون خرچ کے دورہ نہیں ہوسکتا کمیٹی کی تحویل میں جو کیا پھر

نکلتا نہیں پس دورہ کرنے کا وقت اُس کی محنت اُس کا خرچ سب ہم تو اپنی گرہ سے کرتا ہی — اگر خدا کی مرضی ہی تو ہم سب کچھہ کرینگے اگر زندہ ہیں اور خدا کی یہی مرضی ہی تو اپنے مخالفوں کو دکھلائینگے کہ خدا نے کیا کیا اور اگر اس میں آنکھہ بند ہوگئی اور لحد میں جا سوئے تو یہہ امید رکھینگے کہ —

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

جو تجویز مدرسۃ العلوم مسلمانان کی ہمنے لکھی ہی بے خبر لوگ اُس کا لطف نہیں جان سکتے اگر ہماری قوم باخبر ہوتی تو اُس کی قدر جانتی بااینہمہ ہماری ہی قوم کے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے بخوبی اُس کا لطف سمجھا ہی — تجویز مذکورہ کے چھپنے کے چند روز بعد ہی ایک صاحب کا خط ہمارے پاس آیا تھا جن سے اور ہم سے اُس وقت تک ملاقات بھی نہ تھی اُس خط کو بجنسہ ہم چھاپتے ہیں اس تسلی کے لیئے کہ قدر دانوں کے ساتھہ ہماری قدر کرنے والے بھی موجود ہیں گو کہ مضمون مقولہ یہی ہی کہ "قدر مرداں بعد مرداں" *

نقل خط

بھائی جناب فیض مآب مربی و سرپرست مسلمانان ہند جناب مولانا مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر ستارہ ہند دامت برکاتہ

تسلیم — میں نے اخبار سینٹفک سوسئیٹی علیگڈہ مطبوعہ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ ع میں آپ کا وہ مضمون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت تھا چھپا ہوا دیکھا — یہہ الہامی مضمون مسلمانوں کے واسطے جانفزا مژدہ ہی آپ نے وہ فکریں کی ہیں جن سے مسلمان شایستگی میں یورپ کی شایستہ قوم سے بھی زیادہ ہو جاویں اور اُن کو لندن جانے کی پھر دقتیں نہ اُٹھانی پڑیں — اب کھلا کہ آپ کا لندن جانا مکہ جانے سے زیادہ مفید ہوا آپ اگر مکہ جاتے تو صرف آپ کی ذات کا فائدہ تھا ایک مخلوق خدا جو گمراہی میں تھی اُس کی دستگیری کون کرتا میں نے جب سے آپ کا یہہ مضمون دیکھا ہی بے اختیار یہہ جی چاہتا ہی کہ اُس شخص کے قدم چومے ہوتے جس نے ہمکو ڈوبتے دیکھا اور گمراہی کے دریا سے نکالا — آپ نے مسلمانوں کے ساتھہ وہ سلوک کیا ہی جس کا شکریہ ادا کرنا مسلمانوں کی طاقت بشری سے باہر ہی بہرحال —

تم سلامت رہو زمانہ میں * ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

ایک بات پر مجھکو بادی النظر میں کچھہ شبہہ ہوا تھا — کہ مدرسۃ العلوم میں تصویر کیونکر ہوگی تصویر کا تو رکھنا ممنوع ہی لیکن جب خیال کیا تو معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے جو تصویر کی نسبت حکم کیا ہی وہ صرف مشابہت اہل ہنود کا سبب تھا کہ مبادا مسلمان بھی اُن کی پرستش کرنے لگیں اور جب کہ ہمارا یہہ عقیدہ نہیں ہی تو پھر کوئی الزام نہیں عاید ہوسکتا † — بلکہ اس مدرسہ میں تصویر کے رکھنے سے ایک طرح کا لوگوں کو جوش دلانا ہی سچ ہی *

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

یہہ نہیں معلوم ہوا کہ چندہ کی تعداد کہانتک پہونچ گئی ہی کیسی خوشی کا وہ دن ہوگا جس دن مدرسہ کی بنیاد قایم ہوگی خدا کرے اب تمناے دل جلد پوری ہو — امین ثم آمین *

جہاں پر کہ ذکر مکانات کیا گیا ہی اور جس شہر میں کہ مدرسہ قایم ہوگا اُن صفات کے ساتھہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہی اگر حق‌الله پہونچیئے تو وہ شہر علیگڈہ ہی *

آپ کا تابعدار فرمانبردار

احقر معصوم علی

پس ہماری تمنا اپنے ہم قوموں سے یہہ تھی کہ بد گمانی کے عوض اگر نیک‌گمانی کریں اور نیک کام میں مدد دیں اور غلطیوں کی اصلاح پر کوشش فرماویں تو صرف مخالفت کرنے سے ہزار درجہ ہمارے اور ہماری قوم کے لیئے بہتر ہوگا — والله یہدی من یشاء الی صراط مستقیم *

اب خاتمہ تحریر پر ہماری درخواست بالتخصیص ایڈیٹران اردو اخبار اور پنجابی اخبار لاہور سے یہہ ہی کہ اپنی مذہبی و مہربانی سے جیسی کہ وہ ہمیشہ فرماتے رہے ہیں ہماری اس تحریر کو اپنے اخباروں میں مندرج فرماکر ہم کو ممنون منت فرماویں اور اُن کے سوا اگر اَور اخبار نویس بھی اپنے اخبار میں اس تحریر کو جگہہ دینگے تو ہم دل سے اُن کی عنایت کے شکر گذار ہونگے *

راقم

سید احمد

نمبر ۲۰۸

بحث و تکرار

جب کئی آدمیں ملکر بیٹھتے ہیں تو پہلے تیوری چڑھاکر ایک دوسرے کو بری نگاہ سے آنکھیں بدل بدل کر دیکھنا شروع کرتے ہیں پھر تھوڑی تھوڑی گرمجوشی آواز اُن کے نتھنوں سے نکلنے لگتی ہی پھر

† اگر راقم خط یہہ خیال کرتے کہ تصویروں کا رکھنا صرف خوشی و شان کے لیئے تھا تو بہتر ہوتا — مہتمم

بحث و تکرار

بحث و تکرار

تھوڑا سا جیوڑا کھلتا ہی اور دانت دکھائی دینے لگتے ہیں اور حلق سے آواز نکلنی شروع ہوتی ہی پھر باچھیں چرکر کانوں سے جا لگتی ہیں اور ناک سمٹ کر ماتھے پر چڑھ جاتی ہی ڈاڑھوں تک دانت باہر نکل آتے ہیں منہہ سے جھاگ نکل پڑتے ہیں اور عنیف آواز کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں اسکا ہاتھہ اُسکے گلے میں اور اُسکی ٹانگ اُسکی کمر میں اُسکا کان اُسکے منہہ میں اور اسکا ٹینٹوا اُس کے جبڑے میں اس نے اُسکو کاٹا اور اُس نے اسکو پچھاڑ کر بھنبھوڑا جو کمزور ہوا دم دبا کر بھاگ نکلا *

نامہذب آدمیوں کی مجلس میں بھی آپسمیں اسی طرح پر تکرار ہوتی ہی پہلے صاحب سلامت کرکر آپسمیں مل بیٹھتے ہیں پھر دھیمی دھیمی بات چیت شروع ہوتی ہی ایک کوئی بات کہتا ہی دوسرا بولتا ہی واہ یوں نہیں یوں ہی وہ کہتا ہی واہ تم کیا جانو وہ بولتا ہی تم کیا جانو دونوں کی نگاہ بدل جاتی ہی تیوری چڑھ جاتی ہی رخ بدل جاتا ہی آنکھیں ڈراونی ہو جاتی ہیں باچھیں چرجاتی ہیں دانت نکل پڑتے ہیں تھوک اُڑنے لگتا ہی باچھوں تک کف بھر آتے ہیں سانس جلدی چلتا ہی رگیں تن جاتی ہیں آنکھہ ناک بھوں ہاتھہ عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگتے ہیں عنیف عنیف آوازیں نکلنے لگتی ہیں آستینیں چڑھا ہاتھہ پھیلا اُسکی گردن اُس کے ہاتھہ میں اور اُسکی ڈاڑھی اُسکی مٹھی میں لپا ڈکی ہونے لگتی ہی کسی نے بیچ بچاؤ کرکر چھوڑا دیا تو غراتے ہوئے ایک ادھر چلا گیا اور ایک ادھر اور اگر کوئی بیچ بچاؤ کرنے والا نہوا تو کمزور نے پٹ کر کپڑے جھاڑتے سر سہلاتے اپنی راہ لی *

جسقدر تہذیب میں ترقی ہوتی ہی اُسیقدر اس تکرار میں کمی ہوتی ہی کہیں غرفش ہوکر رہ جاتی ہی کہیں توں توں میں میں تک نوبت آجاتی ہی کہیں آنکھیں بدلنے اور ناک چڑھانے اور جلدی جلدی سانس چلنے ہی پر خیر گذر جاتی ہی مگر ان سب میں کسی نہ کسی قدر کتوں کی مجلس کا اثر پایا جاتا ہی پس انسان کو لازم ہی کہ اپنے دوستوں سے کتوں کی طرح بحث و تکرار کرنے سے پرہیز کرے *

انسانوں میں اختلاف رائے ضرور ہوتا ہی اور اُس کے پرکھنے کے لیئے بحث و مباحثہ ہی کسوٹی ہی اور اگر سچ پوچھو تو بے مباحثہ اور دل لگی کے آپسمیں دوستوں کی مجلس بھی پھیکی ہی مگر ہمیشہ مباحثہ اور تکرار میں تہذیب و شایستگی محبت اور دوستی کو ہاتھہ سے دینا نچاہیئے *

پس اے میرے عزیز ہموطنوں جب تم کسیکے برخلاف کوئی بات کہنی چاہو یا کسیکی بات کی تردید کا ارادہ کرو تو غرض اخلاق اور تہذیب کو ہاتھہ سے مت دو اگر ایک ہی مجلس میں دو بدو بات چیت کرتے ہو تو اور بھی زیادہ نرمی اختیار کرو چہرہ لہجہ آواز وضع لفظ اسلوب پر رکھو جس سے تہذیب اور شرافت ظاہر ہو مگر بناوٹ بھی نہ پائی جاوے تردیدی گفتگو کے ساتھہ ہمیشہ سادگی سے معذرت کے لفظ استعمال کرو مثلاً یہہ کہ میری سمجھہ میں نہیں آیا یا شاید مجھے دھوکا ہوا یا میں غلط سمجھا گو بات تو عجیب ہی مگر آپ کے فرمانے سے باور کرتا ہوں — جب دو تین دفعہ بات کا اولٹ پھیر ہو اور کوئی اپنی راے کو نہ بدلے تو زیادہ تکرار مت بڑھاؤ یہہ کہہ کر کہ میں اسبات کو پھر سوچونگا یا اُس پر پھر خیال کرونگا جھگڑے کو کچھہ ہنسی خوشی دوستی کی باتیں کہہ کر ختم کرو دوستی کی باتوں میں اپنے دوست کو یقین دلاؤ کہ اُس دو تین دفعہ کی اولٹ پھیر سے تمہارے دل میں کچھہ کدورت نہیں آئی ہی اور نہ تمہارا مطلب باتوں کی اُس اولٹ پھیر سے اپنے دوست کو کچھہ تکلیف دینے کا تھا کیونکہ جھگڑا یا شبہہ زیادہ دنوں تک رہنے سے دوستوں کی محبت میں کمی ہو جاتی ہی اور رفتہ رفتہ دوستی ٹوٹ جاتی ہی اور ایسی عزیز چیز (جیسیکہ دوستی) ہاتھہ سے جاتی رہتی ہی *

جبکہ تم مجلس میں ہو جہاں مختلف راے کے آدمی ملے ہوئے ہیں تو جہاں تک ممکن ہو جھگڑے اور تکرار اور مباحثہ کو آنے مت دو کیونکہ جب تقریر بڑھ جاتی ہی تو دونوں کو ناراض کردیتی جب دیکھو کہ تقریر لمبی ہوتی جاتی ہی اور تیزی اور زور سے تقریر ہونے لگی ہی تو جسقدر جلد ممکن ہو اُسکو ختم کرو اور آپسمیں ہنسی خوشی مذاق کی باتوں سے دلکو ٹھنڈا کرو میں چاہتا ہوں کہ میرے ہموطن اس بات پر غور کریں کہ اُن کی مجلسوں میں آپس کے مباحثہ اور تکرار کا انجام کیا ہوتا ہی *

راقم

سی ایف سید احمد

بمقام علیگڈہ —— مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا